بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یومِ رشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۱۴ تبلیغ ۱۳۴۶ ہش ۴ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ ۱۴ فروری ۱۹۶۷ء | نمبر ۳۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ غیر اللہ کی محبت دل میں پیدا ہونے سے پیدا ہوتا ہے

جب خدا تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جائے تو وہ گناہ کو خود جلا کر بھسم کر دیتی ہے

"میں اس مقام پر یہ بات بھی جتلانا چاہتا ہوں کہ گناہ کیونکر پیدا ہوتا ہے؟ اس سوال کا جواب عام فہم الفاظ میں یہی ہے کہ جب غیر اللہ کی محبت انسانی دل پر مستولی ہوتی ہے۔ تو وہ اس مصفّٰی آئینہ پر ایک قسم کا زنگ سا پیدا کرتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ رفتہ رفتہ بالکل تاریک ہو جاتا ہے اور غیریت اپنا گھر کر کے اسے خدا سے دور ڈال دیتی ہے اور یہی شرک کی جڑ ہے۔ لیکن جس قلب پر اللہ تعالیٰ اور صرف اللہ تعالیٰ کی محبت اپنا قبضہ کرتی ہے۔ وہ غیریت کو جلا کر اسے صرف اپنے لئے منتخب کر لیتی ہے۔ پھر اس میں ایک استقامت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ اصل جگہ پر آ جاتی ہے۔ عضو کے ٹوٹنے پھر چڑھنے میں جس طرح سے تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن ٹوٹا ہوا عضو کہیں زیادہ تکلیف دیتا ہے بہ نسبت محض چڑھنے سے عارضی طور پر ہوتی ہے۔ اور پھر ایک راحت کا سامان ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ عضو اسی طرح ٹوٹا رہے تو ایک وقت آ جاتا ہے کہ اس کو بالکل کاٹنا پڑتا ہے۔ اسی طرح سے استقامت کے حصول کے لئے اولاً ابتدائی مدارج اور مراتب پر کسی قدر تکلیف اور مشکلات بھی پیش آتی ہیں۔ لیکن اس کے حاصل ہونے پر ایک دائمی راحت اور خوشی پیدا ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ ارشاد ہوا فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ تو لکھا ہے کہ آپ کے کوئی سفید بال نہ تھا پھر سفید بال آنے لگے تو آپ نے فرمایا مجھے سورہ ہود نے بوڑھا کر دیا۔

غرض یہ ہے کہ جب تک انسان موت کا احساس نہ کرے وہ نیکیوں کی طرف جھک نہیں سکتا میں نے بتلایا ہے کہ گناہ غیر اللہ کی محبت دل میں پیدا ہونے سے پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ دل پر غلبہ کر لیتا ہے۔ پس گناہ سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے اور خدا تعالیٰ کے عجائبات قدرت میں غور کرتا رہے کیونکہ اس سے محبتِ الٰہی اور ایمان بڑھتا ہے اور جب خدا تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جاتی ہے تو وہ گناہ کو خود جلا کر بھسم کر جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۵-۱۶)

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۱۳ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز چند یوم کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ حضور نے اپنی واپسی کے عرصہ تک کے لئے ربوہ میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ڈاک بدستور ربوہ کے پتہ پر ہی ارسال کی جائے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

● مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مضمون نویسی کا ایک انعامی مقابلہ منعقد کروایا جا رہا ہے۔ مجلس ربوہ کے خدام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شامل ہونا چاہیئے۔ مضمون ۲½ ہزار الفاظ سے ۳ ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔ ۲۸ فروری تک مضامین دفتر مقامی میں بھیج جانے چاہئیں۔

عناوین یہ ہوں گے۔

۱۔ قرآن مجید ایک بے نظیر کتاب ہے۔

۲۔ نوجوان صحابہؓ کے کارنامے

۳۔ اسلام اور مساوات

(سکرٹری مجلس انصار سلطان القلم خدام الاحمدیہ ربوہ)

● قائدین اضلاع و قائدین مقامی سے التماس ہے کہ وہ حکومت پاکستان کی جانب ہفتہ شجر کاری کے پروگرام کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ اور اپنی اپنی مجالس اور خدام کو تلقین کریں کہ وہ ہفتہ شجر کاری کے دوران زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں اور بعد میں بھی ان کی دیکھ بھال کرتے رہیں۔ ہفتہ شجر کاری ۱۰ فروری الجمعۃ المبارک سے شروع ہو چکا ہے۔ تمام مجالس ماہ فروری کی رپورٹ میں وقار عمل کے شعبہ کے ماتحت شجر کاری کی رپورٹ ضرور بھجوائیں اور معین اعداد و شمار درج کریں۔

محمد اسلم صابر مہتمم وقار عمل
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

● کارکنان صدر انجمن احمدیہ کا امتحان ۵ مارچ ۱۹۶۷ء بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح مسجد مبارک میں ہوگا۔ متعلقہ کارکنان مطلع رہیں نصاب حسب ذیل ہے۔

۱۔ قرآن کریم۔ سورۃ النساء کا ترجمہ اور مختصر تفسیر
۲۔ علم کلام۔ رسالہ "اسلام اور جہاد" } ۷۵ نمبر

۳۔ انٹرویو عام دینی سوالات ۲۵ نمبر

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۶۷ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ "پیغامِ صلح" میں لکھا ہے:-

"تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہی یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا"

اس عبارت پر اعتراض کے ضمن میں ہم نے "غیر اہم غلطیاں" کے زیرِ عنوان الفضل ۴/۲ کے اداریہ میں ایک وضاحت کی تھی۔ اس تعلق میں تاریخی شہادت "سیرت حلبیہ" کا حوالہ قابلِ غور ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام اس روایت کے پیشِ نظر "بعد" لکھا ہے۔ حوالہ حسبِ ذیل ہے۔

"آپ کے والد نے اس وقت وفات پائی جبکہ حضرت آمنہ کو حمل ہونے پر دو ماہ گزرے تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ آپ گہوارہ میں تھے۔ جبکہ آپ کے والد نے وفات پائی۔ اس وقت آپ دو ماہ کے تھے۔

یہ آخری روایت سہیلی کی ہے اور لکھا ہے کہ اکثر علماء اس روایت کو مانتے ہیں۔"

سیرت حلبیہ جزو اول ص۴۷ (سیرت نبوی کی مستند کتاب)

تبلیغ اسلام

الفضل کی اس اشاعت میں ہم ہفت روزہ "الشہاب" سے ایک مضمون نقل کر رہے ہیں جو منشی عبدالرحمن خان صاحب نے لکھا ہے۔ اور جس میں مسیحیوں۔ احمدیوں اور دیگر اہلِ اسلام کی تبلیغی کوششوں کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ اس نقشہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ احمدیوں کے مقابلہ میں مودودی صاحب اور المنبر ایسے مسلمانوں کی کوششیں صفر کے برابر ہیں۔ اگرچہ حقیقت یہ ہے کہ اس لحاظ سے کہ یہ لوگ الٹا احمدیوں کی کوششوں میں روکاوٹیں ڈالنے میں لگے رہتے ہیں، کہنا چاہیئے کہ تبلیغ اسلام کے متعلق ان کا کام منفی حیثیت رکھتا ہے۔

اگر ان لوگوں کے دلوں میں ذرا بھی غیرتِ اسلام ہو تو وہ اس سے سبق حاصل کرتے اور بجائے احمدیت کی مخالفت میں وقت اور مال ضائع کرنے کے احمدیوں کے ساتھ مل کر ہی غیر مسلموں میں تبلیغِ اسلام کا کوئی کام کر کے دکھاتے۔ اور نہیں تو اسلام پر رحم ہی کریں۔ اور خاموشی اختیار کریں۔ کیونکہ خاموشی ایسے کلام سے بدرجہا بہتر ہے جو اسلام کی صفوں میں انتشار پھیلانے اور ایک دوسرے کو باہم لڑنے لڑانے کے لئے کی جاتا ہے۔ ہمارا یہ مشورہ ملک و قوم کی خاطر ہے ورنہ ع

توشتی ناز کرخونِ دو عالم میری گردن پر

شہاب کے متذکرہ بالا مضمون نگار نے شروع میں فرمایا ہے کہ

"قرآن کریم کا بنیادی تقاضا ہے کہ اس کی تعلیمات کو اس انداز سے عام کی جاتیں۔ کہ اللہ جل شانہ کا پسندیدہ دینِ اسلام، تمام ادیان پر غالب آجائے۔ اس عظیم مقصد کے لئے سب سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی جماعت بھیجی گئی۔ نبوت کا دروازہ بند ہونے کے بعد یہ فرض کفایہ ہر مسلمان پر عائد کر دیا گیا۔ جب تک دین سے وابستہ رہے۔ دینِ اسلام دنیا میں تیزی سے پھیلتا رہا۔ اور جب ان کی دین کی وابستگی کم ہو گئی

جلسہ سالانہ کا ایک تاثر

اُٹھے پھر ابراہیم کے دیوانے دیکھنا
نمرودوں کے شکستہ صنم خانے دیکھنا!

ہر طرف محفلیں جو سجائی ہیں عقل نے
بن جائیں گی وہ عقل کے ویرانے دیکھنا

کس نے لبِ جناب چراغاں کیا ہے آج
کیا کیا اُمڈ کے آتے ہیں پروانے دیکھنا

پیتے ہیں پینے والے خُموں سے لگا کے ہونٹ
ساقی نے پھوڑ ڈالے ہیں پیمانے دیکھنا

تنویرؔ کو جو آپ نے دیوانہ کر دیا
حسرت سے مرتے جاتے ہیں فرزانے دیکھنا

"تو ہر طرف بے دینی پھیلنے لگی۔ اور مسلمانوں کی بجائے دوسرے مذاہب والے تبلیغ کے میدان میں پیش پیش نظر آنے لگے"

(شہاب ۲۵ دسمبر ۱۹۶۶ء ص۲)

افسوس ہے مضمون نگار صاحب نے یہاں جو کچھ فرمایا ہے۔ اس کے لئے قرآن و حدیث کا کوئی حوالہ نہیں دیا۔ یہ تو درست ہے کہ اپنی اپنی وسعت کے مطابق ہر مسلمان کا فرض ہے کہ خدمتِ دین بجا لاتے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے "تحفظ ذکر" کو انسانوں کی عقلی تجاویز پر نہیں چھوڑا۔ بلکہ خود سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خطاب کر کے فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

یعنی یہ ذکر ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ مسلمانوں پر ادبار و زوال اس وقت سے شروع ہوا۔ جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ مجددین کا دامن چھوڑ کر عقلمندوں کی علمی موشگافیوں کو اپنانا شروع کر دیا۔ کسی نے سیاست اور کسی نے یونانی فلسفہ کو اسلامی اصولوں پر قاضی بنا دیا۔ یہاں تک کہ عوام مسلمان ان بھول بھلیوں میں حیران و سرگردان ہو کر رہ گئے۔ اب بھی مسلمان اگر اللہ تعالیٰ کی راہنمائی قبول کر لیں تو یقیناً وہ شاہراہ ترقی پر گامزن ہو سکتے ہیں۔ مگر مشکل تو یہی ہے کہ وہ اپنی عقل کی پیروی چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی راہنمائی لینے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ پہلوں کی طرح اس کی تردید کرنا ہی اسلام سمجھتے ہیں۔

۵۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام اور اس کے نتائج

تقریر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر۔ بر موقع جلسہ سالانہ

(۲)

مغربی مفکرین کے خیالات میں خوشگوار تبدیلی

غرض یہ اور اسی قسم کے بیسوں من گھڑت قصے ان لوگوں نے عوام میں پھیلا رکھے تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد اور جماعتِ احمدیہ کے مبلغین کی مساعی کے نتیجہ میں ان کے مؤقف میں پھر تبدیلی پیدا ہو رہی ہے اور اب اسلام کے متعلق ان کا مؤقف ہمدردانہ ہے گو کسی وقت مخالفت بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ہمارے مبلغ ہالینڈ کی طرف سے جو رپورٹ موصول ہوئی ہے اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ ہمارے مشن کی طرف سے "مسیح کشمیر میں" کے نام سے ڈچ زبان میں ایک مختصر سا کتابچہ شائع کیا گیا اور مبلغین نے احبابِ جماعت کے ساتھ مل کر اس کتابچہ کو لوگوں کے گھروں پر اُن کے لیٹر بکسوں میں ڈالا۔ اس مختصر سے کتابچہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے عظیم الشان انکشاف کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کے سفرِ کشمیر پر مختصر سی روشنی ڈالی گئی تھی اور ساتھ ہی حضرت مسیح کے مقبرہ کی تصویر بھی دی گئی تھی۔

اتفاق سے ایسا ایک پمفلٹ کیتھولک عیسائیوں کے اخبار کے چیف ایڈیٹر کو بھی ملا جب اس نے اس کو پڑھا تو اُسے سخت غصہ آیا اور اسنے اپنے اخبار میں اس پمفلٹ کے خلاف ایک مضمون لکھا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ یہاں کیا کرنے آئے ہیں اور انہیں یہاں آنے کی کس نے اجازت دی ہے؟ جب یہ مضمون اخبار میں چھپا تو ہالینڈ کے ایک مستشرق ڈاکٹر وان لی۔ اون

DR. A. TH. Vanleeowen

نے اس پر ایک مضمون لکھا جس میں انہوں نے جماعتِ احمدیہ کی مختصر تاریخ اور اس کی تبلیغی و اشاعتی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس اخبار کے ایڈیٹر کے بارہ میں لکھا:۔

"ہمارے ملک کے چرچوں کے اخبارات میں سے ایک بڑے اخبار کے چیف ایڈیٹر نے احمدیہ مسلم مشن کے ایک پمفلٹ پر جو ان کے گھر کے لیٹر بکس میں ڈالا گیا تھا بڑے غیض و غضب کا اظہار کیا ہے اور وہ اس پر بڑے چیں بجبیں ہوئے ہیں۔ اس مضمون سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب اب تک یہی سمجھے بیٹھے ہیں کہ اسلام کا نام بحرِ روم کے اُس پار افریقہ، مشرقِ بعید یعنی انڈونیشیا میں جو کبھی ڈچ مقبوضات میں شامل تھا لیا جاتا ہے۔ اور یہ امر ان کی حیرت اور اچنبے کا موجب ہے کہ وہ اسلام اب یورپ میں بھی اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز کر چکا ہے۔ بلکہ اب ان کے گھر تک آن پہنچا ہے۔"

(ORIENTA TIE - REEK III Page I) اوری اینٹا ٹی ریک۔

اسی طرح ایک اور اخبار

HET - PAROOL

نے "مسلمان پادری صاحبان سے مناظرہ چاہتے ہیں!" کے عنوان سے لکھا:۔

"احمدی مسلمان پادریوں کو للکارتے ہیں اور یہ سب کچھ ہالینڈ کے اندر ہو رہا ہے۔ چنانچہ احمدیہ مسلم مشن ہیگ کے مبلغین کی طرف سے پادری صاحبان کو ایک خط موصول ہوا ہے جس میں انکے اعتقادات کے بارہ میں دس سوالات کئے گئے ہیں!"

گزشتہ سال ہالینڈ کے رہنے والے ایک متعصب مستشرق پروفیسر ڈاکٹر Houben نے اسلام کے خلاف ایک مضمون لکھا جس میں انہوں نے اسلام کے خلاف یہ اعتراضات اٹھائے تھے کہ

(۱) جماعتِ احمدیہ اور مسجد ہیگ کو ہالینڈ میں اسلام کا نمائندہ تصور کرنا غلط ہے کیونکہ اس کے بانی پر دوسرے مسلمانوں نے کفر کے فتوے لگائے ہیں اس لئے اسلام کی جو تشریح و توضیح ان کی طرف سے کی جاتی ہے اسے ہم کسی صورت بھی اسلام کہنے کو تیار نہیں۔

(۲) دوسرا اعتراض انہوں نے یہ کیا کہ اسلام کا خدا جابر اور قاہر خدا ہے اور یہ کہ مسجد ہیگ سے حضرت مسیح علیہ السلام کے بارہ میں یہ جو پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں یہ درست نہیں کیونکہ انکا مسیح پر وہ ایمان نہیں جو ہم عیسائیوں کا ہے۔

اللہ تعالےٰ کی قدرت دیکھئے کہ اِدھر ہمارے خلاف یہ مضمون نکلا اُدھر اللہ تعالےٰ نے اس کے جواب کے لئے بھی بعض مخالفین کو ہی تیار کر دیا۔ چنانچہ ہالینڈ کے ایک کیتھولک اخبار نے مارچ ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں "جماعتِ احمدیہ عیسائی علماء کے لئے خوف وہراس کا باعث ہے" کا عنوان دیتے ہوئے اس مضمون کا مفصل جواب دیا وہ اپنے جواب میں لکھتے ہیں:۔

"پروفیسر ڈاکٹر Houben کا اسلام کے بارہ میں یہ لکھنا کہ وہ ایک جابر اور قاہر اور مہیب ناک خدا کا تصور پیش کرتا ہے انتہائی مغالطہ آمیزی ہے اور پھر یہ کہنا کہ اسلام میں تجدید و احیاء کی قوت کا فقدان ہے حقیقت سے بالکل ہی بعید بات ہے۔ کیونکہ خود جماعتِ احمدیہ اسلام کے تجدید و احیاء کا ایک زندہ ثبوت ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ عیسائی علماء اور پادری اس سے خوف کھاتے ہیں۔"

پھر لکھتا ہے:۔

"جماعتِ احمدیہ کی طرف سے اسلام کی تجدید و احیاء کی کوشش اسلام کی بنیادی تعلیمات یعنی قرآن کریم کے عین مطابق ہے اور وہ خدا تعالےٰ کے بارہ میں یہ تصور پیش کرتی ہے کہ اسلام کا خدا اپنی مخلوق سے بہت ہی پیار اور محبت کرنے والا ہے۔ جماعتِ احمدیہ اپنی اس تعلیم کے نتیجہ میں بین الاقوامی اخوت اور برادری کی دعویدار ہے، اور یہی وجہ ہے کہ اس جماعت نے ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے رہنے والے مسلمانوں میں سے نصف ملین کے قریب لوگوں کے دلوں میں تبلیغ و اشاعت اسلام کی روح پھونک دی ہے اور ان میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کی حقیقی اور سچی تڑپ پیدا کی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس جماعت نے یہ نظریات عیسائیت یا مارکسیت (کمیونزم) سے مستعار نہیں لئے بلکہ حقیقی اسلام کے پیغام کو لے کر ایک طرف یہ اپنے خیال کے مسلمانوں کی اصلاح کی طرف قدم بڑھایا ہے تو دوسری طرف اپنے اس پیغام کے ذریعہ عیسائی دنیا اور دہریوں پر اتمامِ حجت کر رہی ہے۔"

یہ درست ہے کہ جماعتِ احمدیہ ۵۰۰ ملین مسلمانوں میں سے ایک چھوٹی سی جماعت ہے مگر پروفیسر موصوف کا ایک چھوٹے فرقہ کے مقابل پر کثیر مسلمانوں کی اکثریت کے حق میں فیصلہ دینا کسی طرح بھی درست تسلیم نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اسلام میں ان معنوں میں کٹر اور متحدہ اکثریت ہے ہی نہیں جن معنوں میں کیتھولک عیسائی یہ لفظ استعمال کرتے ہیں بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ اسلام میں کیتھولک مذہب کی طرح کے اندھے عقائد موجود ہی نہیں ہیں اور نہ ہی اسلام کسی اتھارٹی کو اپنی تعلیمات پر حَکَم تسلیم کرتا ہے بلکہ اسلام کی تعلیم کا ایک ہی سرچشمہ قرآنِ کریم ہے۔"

اسی مضمون میں مضمون نگار آگے چل کر لکھتا ہے:۔

"احمدیت اسلام کی مختلف شکلوں میں سے ایک شکل ہے مگر یہ اسلام کی ایک ایسی شکل ہے جو اسلام کی نمائندگی کا پورا پورا حق رکھتی ہے۔ اس تحریک کو یقیناً مخالف خیالات رکھنے والے مسلمانوں کی شدید مخالفت و مخاصمت کا سامنا کرنا پڑا ہے مگر یہ مخالفت کرنے والے علمی رنگ میں بات کرنے سے تہی دست اور کیتھولک ذہنیت کے مظہر نظر آتے ہیں جو ایسے اختلافی خیالات رکھنے والوں کو کافر اور دائرۂ مذہب سے خارج قرار دیتے ہیں۔"

پھر وہ لکھتا ہے:۔

"کہ جماعتِ احمدیہ پر یہ الزام لگانا کہ وہ ظاہراً تو حضرت مسیحؑ پر ایمان کا اقرار کرتی ہے مگر باطن میں ایمان نہیں رکھتی بھی بالکل لغو اعتراض ہے کیونکہ جماعتِ احمدیہ قرآنی تعلیمات کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کو عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور ایک ایسا نبی تسلیم کرتی ہے جس پر اللہ تعالےٰ کا کلام نازل ہوا اور وہ عیسائیت کے عقیدہ الوہیتِ مسیح سے اسی طرح انکار کرتی ہے جس طرح یہ قرآن کریم اس کا انکار کرتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔" (۶۵-۶۶ شمارہ مارچ ۶۶ء)

الوہیتِ مسیح اور مفکّرین

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے ۱۸۸۹ء میں اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" یہ تحقیق پیش فرمائی تھی کہ مسیح علیہ السلام صلیب سے زندہ اتارے جانے کے بعد ہجرت کر کے کشمیر کے علاقہ میں چلے گئے اور یہیں اپنی عمر کا بقیہ حصّہ گزار کر طبعی موت سے وفات پا گئے۔ چنانچہ اب صدیوں تک الوہیتِ مسیح کا ڈھنڈورا پیٹنے والے خود عیسائیت کے علمبردار ہی حالات سے مجبور ہو کر مسیح کی الوہیت کا اقرار کرنے سے گریز کر رہے ہیں اور اب یورپ میں اس موضوع پر بہت سی کتب چھپ رہی ہیں۔ ہالینڈ کی ایک فرم نے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ کی کتاب

Where did Jesus die

کا ڈچ زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا۔ اب اُسی فرم نے اس سال ایک اہم کتاب اس مضمون پر شائع کی ہے جس میں وفاتِ مسیح کے دیگر ثبوتوں کے علاوہ یہ ثبوت بھی پیش کیا گیا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیحؑ کو چادر میں لپیٹا گیا تھا اور جو اب تک محفوظ چلی آ رہی ہے اس کی تصاویر سے پتہ چلتا ہے کہ اس پر جو نشانات ہیں وہ ثابت کرتے ہیں کہ مسیحؑ اس وقت زندہ تھے اور ان کا دل ٹھیک کام کر رہا تھا۔ یہ کتاب جس کا نام "مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے" ہے یورپ کی دو اہم زبانوں میں شائع ہو چکی ہے۔ پہلے یہ جرمن زبان میں شائع ہوئی تھی اور اس کے بعد اس کا ڈچ ترجمہ شائع ہوا۔ بہر حال اس کتاب کی اشاعت بھی اس امر کا زندہ ثبوت ہے کہ عیسائیت کی کھوکھلی بنیاد اب کمزور ہو رہی ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح کو آج سے ستر سال قبل یہ خبر دی تھی کہ عیسائیت کے جھوٹے خدا اب ضرور مریں گے اور کوئی انہیں موت کا شکار ہونے سے نہ بچا سکے گا۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"خدا قادر فرماتا ہے۔ اگر میں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسےٰ اور تمام اہلِ زمین کو ہلاک کر دوں۔ سو اب اس نے چاہا ہے کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھا دے۔ سو اب دونوں مریں گے کوئی ان کو بچا نہیں سکتا اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو تسلیم کر لیتی تھیں، نئی زمین ہو گی اور نیا آسمان ہو گا۔"

(اشتہار ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء)

آج اس عظیم الشان پیشگوئی کو ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں، مغرب کے عیسائی ملکوں کے حالات اس امر پر گواہ ہیں کہ اس پیشگوئی کا لفظ لفظ پورا ہونے کا وقت آ چکا ہے اور الوہیتِ مسیح کا عقیدہ اپنی موت آپ مر رہا ہے۔

چنانچہ ابھی حال میں ہی یعنی نومبر ۱۹۶۶ء کے ریڈرز ڈائجسٹ میں امریکہ کے نامی گرامی پادری ڈاکٹر ہیری ایمرسن فاس ڈک (Dr. Harry Emerson Fosdik) نے whose God is dead کے عنوان سے ایک تفصیلی مضمون شائع کیا ہے۔ اس میں انہوں نے عیسائیت میں جو دہریت کی تحریک چل رہی ہے اس پر بھر پور تبصرہ کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا ہے کہ وراء الوراء اور قادر مطلق خدا ہمیشہ سے زندہ ہے اور زندہ رہے گا البتہ ان لوگوں کا خدا مر چکا ہے جن کا خدا کے متعلق تصوّر ناقص ہے۔ چنانچہ اپنے اس مضمون میں وہ خدا سے متعلق لوگوں کے غلط تصوّرات کے ضمن میں اشارۃً عیسائیت کے پیش کردہ خدا کے تصوّر کی بھی تردید کر گئے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

"جوں جوں انسان ترقی کر رہا ہے ہمارے لئے یہ ناگزیر ہے کہ ہم خدا کے متعلق دقیانوسی تصوّرات کو خیرباد کہتے چلے جائیں۔ یقیناً جاہ و جلال والا بادشاہ جو سونے کے تخت پر بیٹھ کر کائنات پر حکمرانی کرتا تھا اب مر چکا ہے۔ اسی طرح انسانی قد و قامت اور انسانی شکل و صورت اختیار کرنے والا خدا بھی مر چکا ہے۔ جو دن کو ٹھنڈے اوقات میں باغوں میں گھومتا تھا اور خلاؤں کا پُر کرنے والا خدا تو بالکل ہی مر چکا ہے جس کا مصرف صرف اتنا ہی سمجھا جاتا تھا کہ خوابوں سے لے کر بادلوں کی گرج اور بجلی کی کڑک تک جو بات انسانی سمجھ اور تصرّف سے بالا نظر آئے وہ اس کی طرف منسوب کر دی جائے اور اس سے زیادہ اس کے ساتھ کوئی واسطہ نہ رکھا جائے۔"

مغربی ممالک میں عیسائیت کی ناکامی کی اس سے بڑھ کر بڑی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے کہ اب مغربی ممالک میں عیسائیت کی ناکامی کی وجہ سے ایک روحانی خلاء پیدا ہو چکا ہے اور یہ خلاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کے ذریعہ ہی پورا ہو گا۔ اور اس طرح یورپ اور دیگر مغربی ممالک میں خدائے واحد کا جھنڈا گاڑ دیا جائے گا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام اسی اشتہار میں جس کا حوالہ میں ابھی پڑھ چکا ہوں فرماتے ہیں:-

"سچائی کا آفتاب مغرب سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد اسکے توبہ کا دروازہ بند ہو گا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور جو نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کند ہو گا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اُس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد دلوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"

(اشتہار ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء)

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

پیشگوئی "مصلح موعود" کی یاد میں جلسے

۱۹ فروری بروز اتوار جلسے کئے جاویں

جماعت ہائے احمدیہ حضرت المصلح الموعود کی پیشگوئی کی یاد تازہ رکھنے کے لئے ۲۰ فروری کو جلسے کیا کرتی ہیں۔ امسال ۲۰ فروری کو پیر کا دن ہے اور احباب جماعت کو اتوار کے دن جلسے کرنے میں سہولت ہو گی۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۹ فروری بروز اتوار حضرت مصلح موعود کی پیشگوئی کی یاد میں جلسے کئے جاویں۔ امراء اور صدر صاحبان نوٹ فرمالیں اور تیاری شروع کر دیں اور اس اہم پیشگوئی کے شایانِ شان جلسے کئے جاویں اور نظارت ہذا کو رپورٹ بھجوائی جائے۔

اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ذیل کا ارشاد ملحوظ رہے حضورؓ فرماتے ہیں:-

"میں تو اس کا قائل ہی نہیں کہ کسی مخصوص دن کو منایا جائے غرض تو یہ ہے کہ بات کو یاد رکھا جائے۔"

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے ۷۵ ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

۲۷ جنوری ۱۹۶۷ء کا دوسرا اجلاس

۲۷ جنوری کے دوسرے اجلاس سے قبل سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر جلسہ گاہ میں تشریف لا کر پہلے نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر بھی باجماعت ادا کی گئی۔ خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النحل کی آیت ولا تشتروا بعھد اللہ ثمناً قلیلا انما عند اللہ ھو خیر لکم ان کنتم تعلمون کی تفسیر بیان فرما کر غلبہ اسلام کے ضمن میں احباب کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

۲۷ جنوری ۱۹۶۷ء کا دوسرا اجلاس جمعہ اور ظہر کی نمازوں کے بعد سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے پر ۲ بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے کی۔ بعدہٗ مکرم ثاقب زیروی صاحب نے اپنی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

خدام الاحمدیہ کا علم انعامی

تلاوت اور نظم کے بعد سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے سال گزشتہ میں کارکردگی کے لحاظ سے جملہ مجالس خدام الاحمدیہ میں سے اول رہنے والی مجلس کو اپنے دست مبارک سے علم انعامی عطا فرمایا۔ سال گزشتہ میں بھی جملہ شہری مجالس خدام الاحمدیہ میں سے مجلس ربوہ اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اول قرار پائی تھی۔ کراچی اور لائلپور نے علی الترتیب دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی تھی اسی طرح دیہاتی مجالس میں علی الترتیب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ، قمراں والہ ضلع سیالکوٹ اور گرمولا ورکاں گوجرانوالہ اول، دوم اور سوم رہی تھیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کو علم انعامی عطا فرمایا جو مہتمم صاحب مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر حاصل کیا۔ امتیاز حاصل کرنے والی باقی مجالس کو حضور نے سندات عطا فرمائیں جو ان کے قائدین نے حاضر ہو کر حاصل کیں۔ حضور نے ان سب مجالس کو بار بار بارک اللہ لکم کی دعا دیتے ہوئے ان کے انعام انہیں عطا فرمائے۔ جملہ حاضرین جلسہ نے بھی بلند آواز سے بارک اللہ لکم کی دعا دی۔

حضور ایدہ اللہ کا خطاب

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے احباب کو خطاب سے نوازا۔ اس موقعہ پر حضور نے پہلے غیر مبائعین کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں اور نت نئی الزام تراشیوں کا مسکت جواب دیا۔ حضور نے جماعت مبائعین کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی عظیم الشان ترقیوں ان غیر معمولی ترقیوں کے روز افزوں تسلسل اور قدم قدم پر خدائی وعدوں اور پہلے سے دی ہوئی بشارتوں کے نہایت عظیم الشان ظہور اور اس کے بالمقابل غیر مبائعین کی مسلسل ناکامیوں اور ان کے روز افزوں زوال و انحطاط کا ذکر کرتے ہوئے ثابت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت اس امر کو روز روشن کی طرح عیاں کر رہی ہے کہ جماعت مبائعین حق پر ہے اور خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اسے حاصل ہے۔ جب حضور نے خدائی تائید و نصرت کے عظیم الشان نشانوں کا ذکر فرمایا تو احباب اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو کر اور اس کا شکر بجا لاتے ہوئے فرط مسرت سے جھوم اٹھے وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ایک ایک فقرہ پر بے اختیار پرجوش نعرے لگاتے رہے چنانچہ دیر تک جلسہ گاہ اور اس کا ماحول ان نعروں کی پرشوکت آوازوں سے گونجتا رہا۔ ایک عجیب روح پرور سماں۔ خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ خلیفہ تحدیث نعمت کے طور پر اللہ تعالیٰ کے بارش کی طرح برسنے والے خدائی فضلوں اور انعاموں کا ذکر کر رہا تھا۔ حضور کی آواز میں اس وقت اتنی شوکت اور جلال تھا کہ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ گویا صور پھونکا جا رہا ہے اور ہزار ہا ہزار سامعین حضور کے ایک ایک فقرہ پر حیات تازہ اور نوبہ نو سے ہمکنار ہو کر روحانی بلندیوں میں محو پرواز ہیں اور بلند سے بلند تر ہوتے جا رہے ہیں۔

خدائی نشانوں اور خلافت کی برکات کے اس وجد آفرین تذکرہ کے بعد حضور نے اہم جماعتی امور پر روشنی ڈالنے سے قبل نئی شائع ہونے والی کتب اور سلسلہ کے اخبارات و رسائل کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی تحریک فرمائی۔ حضور نے رسالوں میں سے ماہنامہ الفرقان، خالد، تشحیذ الاذہان، مصباح، مجلۃ الجامعہ الفرقان اور تحریک جدید وغیرہ کو زیادہ سے زیادہ خریدنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی۔ اور علی الخصوص روزنامہ الفضل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر گھر میں الفضل پہنچے اور ہر گھر اس سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہا ہو۔

بعدہٗ حضور نے تحریک جدید، صدر انجمن احمدیہ، وقف جدید اور فضل عمر فاؤنڈیشن کے تحت انجام پانے والے کاموں پر علیحدہ علیحدہ تبصرہ فرما کر ان کے نتیجہ میں رونما ہونے والے روحانی انقلاب پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور ان کے ضمن میں رونما ہونے والے تائید و نصرت کے عظیم الشان نشانوں کا بھی ذکر فرمایا جو احباب کے لئے ازدیاد ایمان اور ازدیاد علم و عرفان کا موجب ہوا۔ بالخصوص تحریک جدید کے ضمن میں جب حضور ایدہ اللہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک پیشگوئی کا ذکر کر کے اس کے عظیم الشان ظہور پر روشنی ڈالی تو سامعین ایک بار پھر فرط مسرت سے جھوم اٹھے۔ حضور نے بتایا کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ بعض پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۴۵ء تک کا زمانہ اب سلسلہ احمدیہ کی بعض موجودہ مشکلات جاری رہیں گی۔ اسکے بعد اللہ تعالیٰ ایسے حالات پیدا کر دیگا کہ بعض قسم کے ابتلا دور ہو جائیں گے۔ چنانچہ واقعات شاہد ہیں کہ ۱۹۴۵ء تک ہماری آمد کا تمام تر انحصار ملکی جماعتوں کے چندوں وغیرہ پر ہی تھا۔ اسکے بعد بیرون ملک کی جماعتیں جو مشرق و مغرب میں پھیلی ہوئی ہیں مضبوط ہوتی چلی گئیں اور خدا کے فضل سے اس قدر مضبوط ہو گئیں کہ وہ مالی اور دیگر قربانیوں میں مرکزی جماعتوں کی قربانیوں سے کم نہ رہیں ۱۹۴۵ء سے لے کر اب تک غیر ملکی جماعتوں کی مجموعی آمد چندوں وغیرہ سے مجموعی ایک کروڑ ۹۲ لاکھ ۶۰ ہزار سے بھی تجاوز کر چکی ہے اس عظیم الشان خدائی نشان کے ظہور پذیر ہونے ۱۹۴۵ء سے مسلسل ظاہر ہوتا چلا آ رہا ہے اور انشاء اللہ سال بسال پہلے سے بڑھ کر شان سے پورا ہوتا چلا جائے گا احباب نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر سے لبریز ہو کر بے اختیار نعرے بلند کرنے شروع کر دئے۔ اور فضا نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت امیر المومنین زندہ باد کے پرجوش نعروں سے گونج اٹھی۔ حضور نے تحریک جدید کے تحت گزشتہ سال قائم ہونے والے نئے مشنوں، تعمیر ہونے والی نئی مساجد، غیر ملکی زبانوں میں شائع ہونے والے قرآن مجید کے نئے تراجم، متعدد ممالک میں نئے سکولوں کے اجراء اور ہسپتالوں کا بھی اختصار سے ذکر فرمایا نیز حضور نے نئی تحریکوں میں سے فضل عمر فاؤنڈیشن، مجلس موصیان، وقف عارضی، تعلیم القرآن کی اہمیت اور ان کے نہایت خوشکن نتائج پر بھی روشنی ڈالی کر احباب کو اس ضمن میں ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف متوجہ فرمایا۔ حضور کی تقریر سوا دو گھنٹے تک جاری رہی جس کے بعد ۲۷ دسمبر کا دوسرا اجلاس احباب کو خدمت اسلام کے نئے جوش نئے عزائم اور نئے ولولوں سے مالا مال کر کے پونے پانچ بجے شام اختتام پذیر ہوا حضور ایدہ اللہ کی مکمل تقریر شعبہ زود نویسی کی طرف سے بعد میں اشاعت پذیر ہوگی (انشاء اللہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

نوٹس نیلام

ریفرشمنٹ روم (مغربی اور پاکستانی طرز کے لئے چلانے) کا ٹھیکہ برائے پشاور چھاؤنی ریلوے سٹیشن ۹ مارچ ۱۹۶۷ء کے دس بجے دن کو ریلوے ریسٹ ہاؤس۔ پشاور کینٹ میں بذریعہ نیلام عام دے جائیں گے۔

۲۔ نیلام کے ضوابط بمعہ فارم ایگریمنٹ جس کا کامیاب بولی دہندہ کو پر کرنا ہوگا اور جس میں ٹھیکے کے قواعد و ضوابط شامل ہیں۔ بادائیگی قیمت دس روپے فی کاپی زیادہ سے زیادہ ۲۴ مارچ ۱۹۶۷ء تک دفتر چیف کمرشل منیجر پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ لاہور سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۳۔ نیلام میں حصہ لینے کی خواہش مند فرمائیں/ افراد یہ امر ذہن نشین کر لیں کہ انہیں ریلوے انتظامیہ کے پاس ایک صد روپیہ بطور زر امانت اور اپنی مالی حالت۔ چال چلن اور ڈومیسائل کے متعلق دستاویزی ثبوت "شرائط نیلام" کے مطابق ۴ مارچ ۱۹۶۷ء کے دس بجے تک پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس۔ لاہور میں یا ۳ اور ۴ مارچ ۱۹۶۷ء کے ۷-۳۰ بجے صبح تا ۲ بجے بعد دوپہر تک ریلوے ریسٹ ہاؤس۔ پشاور چھاؤنی میں جمع کرائیں۔

INF (L) 404

چیف کمرشل منیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیہ فہرست مجاہدین تحریک جدید

جماعت احمدیہ پشاور شہر و چھاؤنی

(مرسلہ مکرم چوہدری رکن الدین صاحب سیکرٹری تحریک جدید)

مختار احمد صاحب بٹ پشاور		۱۴۰/-
ڈاکٹر مسعود احمد صاحب	″	۹۷/-
ڈاکٹر میاں عبدالشکور صاحب	″	۶۳/-
مشتاق احمد صاحب		
از راجہ خورشید احمد صاحب مرحوم	″	۶۱۰/-
عبدالرؤف صاحب		۱۲/-
چوہدری بشیر احمد خاں صاحب	″	۱۴۰/-
صوبیدار فضل الٰہی صاحب	″	۳۰/-
حاجی مختار احمد صاحب		
معہ والدہ	″	۲۲۴/-
ڈاکٹر رشید احمد صاحب	″	۲۵۰/-
رشید احمد صاحب صابر	″	۱۰/-
ڈاکٹر داؤد احمد صاحب		
شیفلڈز فورٹ		۱۱۰/-
خان خواص خاں صاحب	پشاور	۹۹/-
مرزا بشیر احمد صاحب	″	۲۰/-
محمد اسلم صاحب بھٹی		۱۱/۵۰
عبدالغفار صاحب ورک	″	۵۶/-
چوہدری رکن الدین صاحب	″	۷۴/-
بشیر الدین صاحب سیالکوٹی معہ اہلیہ	″	۲۵/۵۰
ڈاکٹر غلام اللہ خاں صاحب	″	۱۵۰/-
ملک مبارک احمد صاحب	″	۷۰/-
چوہدری ناصر احمد صاحب		
معہ اہل و عیال	″	۳۸/۷۵
منور احمد محمود صاحب	″	۶۰/-
عبدالحمید صاحب	″	۴۰/-
شیخ خلیل احمد صاحب	″	۱۶/-

جماعت احمدیہ سرگودھا چھاؤنی

(مرسلہ مکرم محمد یعقوب صاحب سیکرٹری تحریک جدید)

عبدالکریم صاحب منجانب اہلیہ	
و بچگان	۲۷/-
محمد یعقوب صاحب معہ لواحقین	
سیکرٹری تحریک جدید	۵۴/-
چوہدری نذیر احمد صاحب	۱۵/-
طفیل محمد صاحب معہ لواحقین	۸۰/-
شفیق احمد صاحب	۴۵/-
ضیاء اللہ صاحب معہ اہل و عیال	۴۱/-
مرزا شریف احمد صاحب	۳۰/-
عبدالصمد صاحب	۱۵/-
منظور احمد صاحب معہ	
برادر صاحب	۲۰/-
کاپل عبدالمجید صاحب	۱۲/-
محمود احمد صاحب	۲۲/-
عبداللطیف صاحب	
معہ اہل و عیال	۶۲/-
محمد احمد صاحب	۱۱/-
اقبال احمد صاحب قریشی	۱۳/-
محمد حسین صاحب چیمہ	۳۰/-
محمد حنیف نسیم صاحب	۱۱/-
چوہدری نعمت علی صاحب	
معہ اہل و عیال	۵۶/-
محمد حنیف صاحب	۵۰/-
محمد صادق صاحب	۱۰/-

گمشدہ اشیاء

۱۔ ۲۰؍جنوری کو جلسہ سالانہ سے واپس آتے ہوئے سعید بس ٹرانسپورٹ کی بس (جو تقریباً چھ بجے شام ربوہ سے لاہور کے لئے روانہ ہوئی تھی) سے کوئی دوست راستے میں اترتے ہوئے اپنے بستر کی بجائے خاکسار کا بستر لے کر اتر گئے اور اپنا بستر جس پر نمبر ۱۳ کوٹ کرم شاہ ضلع لائلپور" لکھا ہوا تھا چھوڑ گئے۔ جس صاحب کا یہ بستر ہو وہ اپنا بستر لے جاویں اور خاکسار کا بستر واپس کر دیویں۔

(شیخ عبدالشکور۔ مکان نمبر ۴۔ گلی نمبر ۵ مصطفےٰ آباد۔ لاہور)

۲۔ ایک کوٹ ربوہ سے جھنگ آتے وقت گاڑی میں رہ گیا ہے اگر کسی صاحب کو ملے وہ اس پتہ پر پہنچا دیں۔ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب عارف مربی دارالرحمت ربوہ کوٹ کی نشانیاں یہ ہیں۔ نیلا رنگ۔ بٹن کالے۔ جیب پلاسٹک رنگ کے دستانے۔

(رانا عبدالحمید خاں جھنگ۔ صدر)

درخواست دعا میری والدہ صاحبہ اور ہمیرے چچا آفتاب احمد صاحب فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اکرم فضل عظیم ہوسٹل ربوہ)

السّابقون میں شامل ہونے کا ایک سنہری موقع

بموجب ارشاد سیدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں:

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی روشنی میں دفتر ھذا اہتمام کرتا ہے کہ جو دوست ۳۱؍مارچ تک اپنے وعدے صد فیصدی ادا فرما دیں ان کے اسمائے گرامی حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بغرض دعا پیش کئے جائیں تا جو احباب ماہ رمضان کی دعاؤں سے مستفید نہیں ہو سکے۔ ان کے لئے دعا خاص کا ایک اور موقع پیدا کر دیا جائے۔

پس ہر مخلص احمدی سے توقع ہے کہ وہ مذکورہ تاریخ سے پہلے اپنا چندہ ادا کر کے سابقون کے اعزاز اور دعا کے اس قیمتی موقعہ سے مستفیض ہوگا۔

(وکیل المال تحریک جدید)

قائدین مجالس متوجہ ہوں

تمام قائدین مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ ایک لڑکا مسمی مقصود احمد عمر تقریباً ۱۴، ۱۵ سال رنگ گندمی جسم دبلا قد تقریباً ۴½ فٹ جو کہ منڈی یزمان ضلع بہاولپور میں ساتویں کلاس میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ ۱۴؍ستمبر ۱۹۶۶ء سے گھر سے کہیں چلا گیا ہے۔ اگر آپ کو اس لڑکے کا علم ہو سکے تو آپ فوراً دفتر مرکزیہ کو مطلع فرما دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعت ہائے احمدیہ گوجرانوالہ کیلئے

اعلان

مندرجہ ذیل امور کی طرف خاص توجہ فرما کر ممنون فرمائیں

(۱) ہر جماعت میں کم از کم ایک پرچہ اخبار الفضل ضروری جاری کرایا جاوے

(۲) ہر گھر کے بچے کم از کم چھ روپیہ سالانہ وقف جدید میں ادا کریں۔

(۳) مجلس موصیان ہر گاؤں میں جہاں ایک سے زائد موصی ہوں قائم کی جائے۔ ان کا ایک صدر مقرر کیا جاوے اس کا کورم سو فیصدی ہو۔ یہ مجلس موصیوں کے اخلاق کی نگرانی کرے گی۔ وقف عارضی کے لئے افراد مہیا کرے گی اور جائزہ لے گی کہ ہر گھر میں قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کا انتظام ہے۔ ریٹائرڈ شدہ احباب وقف عارضی میں پیش کریں اور خیال رکھا جاوے کہ اپنے پڑوس میں کوئی بھوکا نہ رہے۔

مکرم مربی صاحب گوجرانوالہ اس سلسلہ میں دورہ کرنے والے ہیں۔ ان سے تعاون کیا جاوے۔

میر محمد بخش ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ

فوری ضرورت

چند ایسے محنتی اور دیانتدار احمدی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو لاہور میں ملازمت کے سلسلہ میں قیام کر سکیں۔ تعلیم میٹرک یا ایف اے یا بی اے ہو۔ مگر دیانتدار اور مستعد ہونا ضروری ہے۔ خواہشمند اپنی درخواستیں مع ضروری کوائف دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں فوری طور پر بھجوا دیں۔

تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

مہتمم خدمت خلق
خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ

(منقول از ہفت روزہ شہاب ۲۵ دسمبر ۱۹۶۶ء)

قرآن کریم کا بنیادی تقاضا ہے کہ اس کی تعلیمات کو اس انداز سے عام کیا جائے کہ اللہ جل شانہٗ کا پسندیدہ دین اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے۔ اس عظیم مقصد کے لئے سب سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی جماعت بھیجی گئی۔ نبوت کا دروازہ بند ہو جانے کے بعد یہ فرض کفایہ ہر مسلمان پر عاید کر دیا گیا۔ مسلمان جب تک دین سے وابستہ رہے دین اسلام دنیا میں تیزی سے پھیلتا رہا اور جب ان کی دین سے وابستگی کم ہو گئی تو ہر طرف بے دینی پھیلنے لگی اور مسلمانوں کی بجائے دوسرے مذاہب والے تبلیغ کے میدان میں پیش پیش نظر آنے لگے۔ مسلمانوں کی سستی اور غیروں کی چستی کا اندازہ مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔

مسیحیوں کی کوششیں

"مسلم ورلڈ" لکھ کی اطلاع کے مطابق مسیحی تبلیغی انجمنوں کی طرف سے اس وقت تک :-

- انجیل کا مکمل ترجمہ دنیا کی ۱۲۵۰ زبانوں میں ہو گیا ہے۔
- ان کے بعض ترجمے ایسی زبانوں میں بھی ہوئے ہیں جن کے بولنے والے لاکھوں اور ہزاروں کی تعداد میں نہیں، بلکہ صرف چند سینکڑوں کی تعداد میں کسی پہاڑ کا جنگل یا چھوٹے سے جزیرے میں رہتے ہیں۔

"ٹائمز آف امریکہ" کی اطلاع کے مطابق :-

- اپریل ۱۹۶۰ء تک دنیا میں عیسائیوں کے پروٹسٹنٹ فرقہ کے ۳۸۶۰۶ اور کیتھولک فرقہ کے ۱۵۰۰۰ مشن عیسائیت کی تبلیغ کے لئے دنیا کے مختلف گوشوں میں پھیلے ہوئے تھے اور اب ان کی تعداد پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔
- تبلیغی اغراض کے لئے ہر سال کروڑوں روپیہ دنیا میں مسیحی لٹریچر پھیلانے اور تعلیمی و رفاہی ادارے قائم کرنے پر خرچ کیا جا رہا ہے۔
- ان مہمات کے زیادہ تر اخراجات مغرب کے صنعت کار اور سرمایہ دار برداشت کرتے ہیں اور وہاں کی حکومتیں ان کی پشت پناہی کرتی رہتی ہیں۔

احمدیوں کی کاوشیں

تبلیغی میدان میں مسیحیوں کے بعد احمدیوں کا نمبر آتا ہے۔ ان کے پاکستانی مرکز ربوہ کے شائع کردہ رسالہ "تحریک جدید" کی رو سے :-

- وہ اس وقت تک انگریزی، ڈچ، جرمن، فرانسیسی، روسی، انڈونیشی اور فینٹی (FANTE) جو گھانا کی زبان ہے) میں قرآن مجید کا مکمل ترجمہ کر چکے ہیں۔ اور چند ترجمے تو چھپ بھی گئے ہیں۔ اور باقی زیر طبع ہیں۔
- انہوں نے قرآن کریم کے چند حصوں کا ترجمہ افریقہ کی چار زبانوں، ڈینش، لوگنڈا، کیکویو، یوروبا میں بھی شائع کر دیا ہے۔
- غیر ممالک میں ان کے مندرجہ ذیل جرائد ان کے تبلیغی فرائض سرانجام دے رہے ہیں :-

۱۔ نائیجیریا سے ہفت روزہ دی ٹروتھ
۲۔ گھانا سے ماہنامہ گائیڈنس
۳۔ سیرالیون (مغربی افریقہ) سے ماہنامہ افریقن کریسنٹ
۴۔ کینیا سے سہ ماہی ایسٹ افریقن ٹائمز
۵۔ سواحلی (مشرقی افریقہ) سے مینپڑ یا مُنگو
۶۔ ماریشس سے انگریزی و فرانسیسی زبان میں ماہنامہ لی میسج
۷۔ سیلون سے ماہنامہ دی میسیج
۸۔ انڈونیشیا سے ماہنامہ سینار اسلام
۹۔ اسرائیل سے عربی زبان میں البشریٰ
۱۰۔ سوئٹزرلینڈ سے جرمن زبان میں ماہنامہ ویر اسلام
۱۱۔ لندن سے ماہنامہ مسلم ہیرلڈ
۱۲۔ ہالینڈ سے ڈچ زبان میں ماہنامہ الاسلام
۱۳۔ ڈنمارک سے ڈینش زبان میں ماہنامہ ایکٹو اسلام

- ان اخبارات اور رسالوں کے علاوہ لاکھوں روپے کا مختلف نوع کا تبلیغی لٹریچر ہر سال مختلف زبانوں میں شائع کر کے مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔
- تبلیغی اغراض کے لئے انہوں نے افریقہ میں ۷۴ سکول اور دنیا کے مختلف حصوں میں ۳۴۳ شاندار مساجد تیار کر رکھی ہیں۔ ان کی تعمیر کردہ مساجد کی تفصیل یہ ہے :

۱۔ انگلینڈ میں ۱	۲۔ ہالینڈ میں ۱	۳۔ سوئٹزرلینڈ میں ۱
۴۔ برما میں ۱	۵۔ مغربی جرمنی میں ۱	۶۔ سیلون میں ۲
۷۔ ملایا میں ۲	۸۔ امریکہ میں ۳	۹۔ بورنیو میں ۳
۱۰۔ ماریشس میں ۶	۱۱۔ مشرقی افریقہ میں ۲۰	۱۲۔ نائیجیریا میں ۴۰
۱۳۔ سیرالیون ۴۰	۱۴۔ انڈونیشیا میں ۶۰	۱۵۔ گھانا میں ۱۶۱

جماعت احمدیہ کے ایک ترجمان کا ماہنامہ حال ہی میں "عالمی تجدید" (صد سالہ جوبلی؟) کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس کی رو سے مٹھی بھر احمدیوں کا سال ۶۷-۱۹۶۶ء کا تبلیغی بجٹ مندرجہ ذیل ہے :-

آمد و خرچ برائے پاکستان	۹۳،۰۲،۹۶۱
آمد و خرچ برائے تبلیغی مشن ہائے بیرون پاکستان	۳۸،۱۳،۳۸۰
آمد و خرچ برائے دیہاتی تبلیغ	۱،۷۷،۰۰۰

ہندوستان کے قادیانی مرکز کا بجٹ اس کے علاوہ ہے

- مذکورہ بالا ماہنامہ کی رو سے

"ہر احمدی تبلیغی اغراض کے لئے اپنی آمدنی سے کم از کم ایک آنہ فی روپیہ لازمی طور پر چندہ دیتا ہے۔ ان میں ایک بڑی تعداد ایسے اصحاب کی ہے جو اپنی آمدنی کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ اور بعد وفات اپنی جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ بطور چندہ دیتے ہیں۔"

اسلامی لٹریچر کی مانگ

مسیحیوں اور احمدیوں کی ان تبلیغی سرگرمیوں کے مقابلہ میں اندرون و بیرون ملک، مسلمانوں کی طرف سے لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ دین کا کوئی اہتمام ہی نہیں یہی وجہ ہے کہ :-

- ہندو پاکستان کی پہلی تاریخی جنگ کے دوران میں محاذ جنگ سے ہمارے مجاہدین نے قرآن کریم کے نسخے بھیجنے کا تقاضا کیا۔
- "مسلم ورلڈ" لکھ کی رپورٹ کے مطابق اسلامک ایجوکیشن بورڈ آف امریکہ کے چیئرمین ڈاکٹر چارلس گیڈس نے کہا ہے کہ امریکہ، افریقہ اور جنوبی امریکہ کے لوگ اسلام اور اسلام کے متعلق صحیح اور مناسب معلومات کے لئے ترس رہے ہیں۔
- نائیجیریا میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر ایچ ایم احسن اور مغربی پاکستان کے وزیر تعلیم ملک خدا بخش بچہ نے اپنی قوم سے اپیل کی ہے کہ وہ مغربی افریقہ کے ملکوں میں تقسیم کرنے کے لئے قرآن پاک کے نسخے اور انگریزی میں اسلامی لٹریچر بھجوائیں۔
- "وائس آف اسلام" کراچی نے لکھا ہے کہ مشرق بعید میں اسلام کی تبلیغ کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں۔ اسلامک سنٹر، ٹوکیو (جاپان) کا بھی یہی تقاضا ہے کہ اسے مختلف زبانوں میں اسلامی لٹریچر بہم پہنچایا جائے۔

افسوسناک پہلو

ایک وقت وہ تھا کہ مسلمان خود دوسروں کو اسلام کی دعوت دینے میں پیش پیش رہتا تھا اور ان کو قرآن کریم کی تعلیمات سے آگاہ رکھتا تھا اور ایک وقت یہ ہے کہ خود مسلمان سے دوسرے تقاضا کر رہے ہیں کہ ہمیں بھی اسلام اور قرآن کے تقاضوں اور تعلیمات سے آگاہ کرو تاکہ ہم بھی دینی فطرت کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔ ایسے نازک وقت میں اپنی تبلیغی ذمہ داریوں کا احساس نہ کرنا بھی عذاب الٰہی کو دعوت دینا ہے جس کی قرآن کریم نے ان الفاظ میں نشاندہی کی ہے کہ حق تعالیٰ ایسی خدا فراموش اور فرض ناشناس قوم کو خستگی کا شکار کر کے اس کی جگہ دوسری فعال اور متحرک قوم کھینچ دیتا ہے۔

صرف چھ روپے میں ماہنامہ انصار اللہ جیسے تربیتی رسالے کے بارہ شمارے حاصل کیجئے
(ناظم اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس موصیان کا قیام اور اُن کے صدر کا انتخاب

محترم امراء اضلاع، صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی فوری توجہ کے لئے!

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل صدر مجلس کارپرداز مصالح بہشتی مقبرہ ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ جلسہ کے موقع پر مجالس موصیان اور ان کے فرائض کے بارے میں مفصل اعلان فرمایا ہے۔ احباب جماعت اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے تازہ ارشادات کی روشنی میں مندرجہ ذیل مزید ہدایات کا اعلان کیا جاتا ہے:-

(۱) جس جگہ کم از کم دو موصی بھی ہوں وہاں بھی مجلس قائم کی جائے۔

(۲) انتخاب صدر مجلس موصیان کے لئے کورم ۲/۱ ہے۔ صرف بیمار، مسافر اور معذور کا استثناء ہوگا۔ رپورٹ میں حاضرین کی تعداد درج کی جائے۔ لغایا دار موصی انتخاب میں رائے دیں گے مگر بطور صدر منتخب نہ ہوں گے۔

(۳) مجلس موصیان کا صدر منتخب کرا کے امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب اطلاع دیں گے۔ یہ اطلاع بنام پریذیڈنٹ صدر مجلس بہشتی مقبرہ ربوہ کے نام بھیجی جائے۔ اس انتخاب کو بعد ازاں نظارت علیا کی وساطت سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

(۴) حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری کے بعد صدر مجلس موصیان مقامی مجلس عاملہ کا رکن بھی قرار پائے گا۔ مستورات کی مجلس موصیات کی صدر صاحبہ نائب صدر کہلائیں گی۔ ہر دو مجالس کی میٹنگ الگ الگ ہوا کرے گی تاکہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے پروگرام کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

(۵) قیام مجالس موصیان اور انتخاب صدر کے لئے جماعتوں کے مقامی صدر صاحبان اور امراء صاحبان اضلاع اور مربیان سلسلہ احمدیہ ذمہ دار ہیں۔ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کے اندر اندر یہ انتخابات مکمل ہونے لازمی ہیں۔

(۶) اس سلسلہ میں ریکارڈ اور مزید کارروائی دفتر مقبرہ بہشتی ربوہ کے ذریعہ ہوگی۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری
صدر مجلس کارپرداز مصالح بہشتی مقبرہ ربوہ

محمد علی کو فرض بلفیئر ادا کرنے سے روکنے کی کوشش

ریاض ۱۴ فروری۔ سعودی عرب ریڈیو نے ایک مقامی اخبار کے حوالہ سے بتایا ہے کہ امریکی حکومت محمد علی کو فرض بلفیئر ادا کرنے سے روکنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور محمد علی پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ وہ مکہ معظمہ نہ جائے۔

ریڈیو نے کہا محمد علی کی مخالفت اس بنا پر کی جاتی ہے کہ وہ مسلمان ہیں مسلمانوں سے محبت رکھتے ہیں اور انہیں اسلام سے والہانہ عشق ہے۔

ماہنامہ الفرقان کے متعلق اطلاع

خریدار حضرات مطلع رہیں کہ ماہ فروری کا الفرقان مورخہ ۱۵ فروری کو پوسٹ ہو رہا ہے جن دوستوں کا چندہ ختم ہے ان کے نام رسالہ وی پی ہوگا۔

(مینجر الفرقان ربوہ)

یہ پن کس کا ہے!

خاکسار کو ایک قیمتی پین ملا ہے جن صاحب کا ہو نشانی بتلا کر خاکسار سے حاصل کر لیں۔

خان محمد
ٹیچر گورنمنٹ پرائمری سکول فیکٹری ایریا ربوہ

آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ

ملک بھر کے سپورٹس خصوصاً باسکٹ بال کے شائقین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال نواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنی شاندار روایات کے ساتھ ۱۹-۲۰-۲۱ فروری ۱۹۶۷ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی پاکستان کی نامور ٹیمیں اس میں شرکت کر رہی ہیں۔ یہ ٹورنامنٹ چار حصوں میں کھیلا جائے گا۔ کلب سیکشن۔ کالج سیکشن۔ سکول سیکشن۔ اور بڈی سیکشن۔

تمام کھلاڑیوں خصوصاً ربوہ کی تمام کلبوں سے استدعا ہے کہ اس کو کامیاب بنانے کے لئے پورے اخلاص اور تندہی سے پریکٹس شروع کر دیں۔ کلبوں کے ایسے اراکین جو ربوہ سے باہر ہوں فوری طور پر سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی سے رابطہ قائم کریں اور وقت مقررہ سے پہلے ربوہ پہنچ جائیں۔ ٹورنامنٹ کے موقعہ پر حسب سابق ریفریز کورس بھی ہوگا۔

ایم اے انور (ایم اے)
(سیکرٹری باسکٹ بال ٹورنامنٹ کمیٹی)

ہفتہ شجرکاری

مورخہ ۱۰ فروری سے مغربی پاکستان میں ہفتہ شجرکاری شروع ہو چکا ہے۔ اس موقع پر حکومت کی طرف سے بڑی تعداد میں پودے جات اور قلمیں مفت تقسیم کی جا رہی ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ یہ حاصل کریں اور اپنے کھیتوں کی منڈیروں پر اور پانی پہنچانے والی نالیوں کے کناروں پر اور اپنے گھروں میں کثرت سے پودے لگائیں۔ بعد میں ان کی حفاظت بھی کریں۔ اس سے نہ صرف قومی ضرورت پوری ہوگی بلکہ ان کا اپنا فائدہ بھی ہوگا۔ ہمارے ملک میں عمارتی لکڑی اور ایندھن کی بڑی کمی ہے۔

(ناظر زراعت ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۱۳ فروری۔ امریکہ نے عارضی طور پر شمالی ویٹ نام پر بمباری بند کر دی ہے لیکن سرکاری طور پر ابھی اس کا اعلان نہیں کیا۔ واشنگٹن کے ایک سرکاری ذریعہ نے کہا کہ بمباری بند کر دی گئی ہے لیکن یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ اقدام کسی نئی وجہ کی بناء پر کیا گیا ہے یا اس کی نوعیت سیاسی حیثیت رکھتی ہے۔ ایجنسی فرانس پریس نے نیو یارک کے باخبر حلقوں کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ بمباری شمالی ویٹ نام کو یہ موقع دینے کے لئے بند کی گئی ہے کہ وہ قیام امن کے لئے بات چیت پر رضامند ہو جائے۔

ایجنسی فرانس پریس نے اس سلسلہ میں واشنگٹن کے اخباروں کی آج کی خبروں کے حوالہ سے یہ بھی بتایا ہے کہ امریکہ روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن کے لئے راستہ ہموار کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ صدر ہوچی منہ کو جنگ کا دائرہ محدود کرنے پر رضامند کر لیں۔ اور بات چیت کے لئے سازگار ماحول پیدا ہو جائے۔

● واشنگٹن ۱۴ فروری۔ امریکہ کو ویٹ نام کی جنگ کس قدر مہنگی پڑ رہی ہے۔ اس کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اسے ایک حریت پسند کو ہلاک کرنے پر ۳ لاکھ ۴۲ ہزار ڈالر خرچ کرنے پڑ رہے ہیں۔ اس امر کا انکشاف امریکہ کے معروف اخبار واشنگٹن پوسٹ نے کیا ہے۔ واشنگٹن پوسٹ نے ویٹ نام کی جنگ پر اٹھنے والے امریکہ کے صرف ایک ماہ کے اخراجات کو اس مہینے میں حریت پسندوں کے ہلاک ہونے کی تعداد سے تقسیم کر کے یہ اندازہ پیش کیا ہے۔ اخبار کے مطابق امریکہ ویٹ نام کی جنگ پر ہر مہینے سترہ کروڑ ڈالر صرف کر رہا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۵۲